O

دل رہے پُر فقط عداوت سے
سب گریزاں رہے محبت سے

ساتھ بس چھوڑتے گئے سب لوگ
کچھ رقابت سے، کچھ اجازت سے

وہ تو تیار تھے کہ ساتھ چلیں
ہم ہی غافل رہے نیابت سے

آؤ اب دردِ دل کو عام کریں
سب کو آگہ کریں قیامت سے

https://emad-ahmad.com/

لب تو چپ ہیں مگر نگاہ میں پڑھ
کون گزرا ہے کس مصیبت سے

اب کے خاموش ہی رہیں گے ہم
جو بھی ہے دِکھ رہا ہے حالت سے

میری وقعت کہاں تھی اتنی پر
آپ نے رکھ لیا محبت سے

اُس نے خود لَو لگائی تھی مجھ سے
اب گریزاں ہے میری وحشت سے

ہاں یہ سچ ہے کہ ایک عُمر عماد
زندگی کی بہت ہی غفلت سے

https://emad-ahmad.com/